اُردو مشقیہ

برائے پی یو سی سال اول

URDU WORK BOOK

FOR PUC - I

2015 - 2016

DEPARTMENT OF PRE-UNIVERSITY EDUCATION
BANGALORE

First Edition
May - 2013

© Department of Pre-University Education 2013.

Revised Edition - 2014

All Rights Are Reserved

No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system or transmitted, in any form or by any means, electronic, mechanical, photo copying, recording or otherwise without the prior permission of the publisher.

This book is sold subject to the condition that it shall not, by way of trade, be lent, resold, hired out or otherwise disposed of without the publisher's consent, in any form of binding or cover other than that in which it is published.

The correct price of this publication is the price printed on this page/cover page. Any revised price indicated by a rubber stamp or by a sticker or by any other means is incorrect and should be unacceptable.

Printed on 80 GSM Maplitho paper

Director's Message

Dear Students,

We at the Department of Pre-university Education, Karnataka strive to empower each student to dream big and equip them with the tools that enable them to reach new heights and successfully deal with the challenges of life. As Swami Vivekananda said, "**Real education is that which enables one to stand on one's own legs**".

The course contents in this book are designed with the objective of equipping you well for the next level of study.

We wish you well on your journey and look forward to you becoming a responsible citizen of the nation and give back to the betterment of the society.

With best wishes,

Sd/-
C. Shikha, IAS
Director
Department of Pre University Education
Bengaluru

نصابی کمیٹی

۱۔	ڈاکٹر انیس صدیقی لکچرر، نیشنل پی یو کالج ہفت گنبد، گلبرگہ۔	چیرمین
۲۔	جناب ایس۔ اقبال احمد لکچرر، سری کونگاڈیپا، پی یو کالج، ڈوڈبالا پور۔	کوآرڈینیٹر
۳۔	ڈاکٹر بی محمد داؤد محسن پرنسپال، ایس کے اے ایچ، ملت پی یو کالج، داونگرہ۔	رکن
۴۔	جناب ارشاد احمد۔ ایم۔ پالیگار پرنسپال، اسلامیہ پی یو کالج کیمپ، باگام۔	رکن
۵۔	جناب محمد عابداللہ اطہر پرنسپال، گورنمنٹ انڈیپنڈنٹ پی یو کالج، بالے ہنور، چک مگلور۔	رکن
۶۔	جناب وی۔ عبدالرؤف لکچرر، گورنمنٹ پی یو کالج، ملکالمرو، چترادرگ۔	رکن
۷۔	جناب عبدالبشیر لکچرر، گورنمنٹ پی یو کالج، رام نگر۔	رکن
۸۔	محترمہ فہیم النساء لکچرر، گورنمنٹ پی یو کالج، جے سی نگر، آر ٹی نگر پوسٹ، بنگلور۔	رکن

تنقیح کار

ڈاکٹر وھاب عندلیب، گلبرگہ

محترمہ رافعه سعادت، بنگلور

فہرست

I حروف والفاظ

۱۔	حروفِ تہجی	07
۲۔	الفاظ و معنی	11
۳۔	مرکبات	15
۴۔	ہم صوت الفاظ	23
۵۔	ذو معنی الفاظ	26
۶۔	مترادفات	30
۷۔	تکرارِ لفظی	35

II قواعد

۸۔	واحد اور جمع	39
۹۔	اضداد	45
۱۰۔	تذکیر و تانیث	50
۱۱۔	فعل، فاعل اور مفعول	53
۱۲۔	جملہ سازی	59
۱۳۔	رموزِ اوقاف یا علاماتِ نگارش	67
۱۴۔	ترجمہ نگاری	74

ابتدائیہ

یہ 'مشقیہ' پری یونی ورسٹی کورس کے سال اول کے نصاب کا ایک اہم حصہ ہے، اس مشقیہ کی تیاری کا مقصد، طلبہ کی روز مرہ زندگی میں اردو زبان کے موثر استعمال کی مہارتوں کو پیدا کرنا ہے۔ جس سے انہیں اپنے مافی الضمیر کو نہایت آسان، شستہ اور واضح انداز میں پیش کرنے میں آسانی ہو۔

اس مشقیہ میں قواعد کی پیچیدہ اور ادق اصطلاحوں سے گریز کرتے ہوئے قواعد کی باریکیوں اور نزاکتوں کو دلچسپ انداز میں سمجھانے کی سعی کی گئی ہے۔

اس مشقیہ کے دو حصے ہیں۔

۱) حروف و الفاظ

۲) قواعد

ان دونوں ہی حصوں کو درسی کتاب کے ساتھ ساتھ اس طرح پڑھایا جائے کے طلبہ میں قواعد کے تعلق سے پائی جانے والی عمومی بیزاری دور ہو اور طلبہ اس مشقیہ کو ایک دلچسپ سرگرمی کے طورپر استعمال کریں۔

مناسب ہوگا کہ جماعت میں طلبہ کے گروہ بنائے جائیں اور یہ گروہ آپسی تبادلۂ خیال کے توسط سے مشقیں حل کریں۔ جہاں ضرورت ہو اساتذہ کرام ان گروہوں کی مدد اور رہبری فرمائیں۔

ہر باب کی مشقیں تکمیل کرنے کے بعد طلبہ اپنے اساتذہ سے اس کی جانچ کروالیں۔

ا۔حروفِ تہجی

حلق سے نکلنے والی مختلف تکلمی آوازوں کی تحریری شکل کو حروفِ تہجی کہتے ہیں۔
اردو کے حروفِ تہجی بنیادی طور پر عربی سے لیے گئے ہیں، پھر ضرورت کے مطابق اس میں اضافے کر لیے گئے۔

عربی کے حروفِ تہجی:

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ
ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ء ی ے 30/حروف

ایران پر عربوں کا قبضہ ہونے کے بعد ایرانیوں نے عربی رسم خط میں اپنی آوازیں ملا کر فارسی لکھنا شروع کیا۔
ان کی آوازوں کے حروف درج ذیل ہیں۔

پ چ ژ گ 4/حروف

اردو کے خاص حروفِ تہجی:

مسلمان جب ہندوستان آئے تو ان کی حکومت کے دوران عربی، فارسی اور یہاں کی مقامی زبانوں کے اختلاط سے جو زبان بنی وہ آگے چل کر اردو کہلائی۔ رسم الخط فارسی زبان کا ہی اختیار کیا اور اپنی آوازوں کو ظاہر کرنے کے لیے درج ذیل حروف کا اضافہ کر لیا۔

ٹ ڈ ڑ 3/حروف

ان حروف کے علاوہ ہکار آوازوں کو ظاہر کرنے کے لیے درج ذیل مخلوط حروف بھی شامل کر لیے:

بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ رھ ڑھ کھ گھ لھ مھ نھ 15/حروف

اس طرح جملہ 52=15+37 حروف اردو کے نظامِ تہجی کے حروف بن گئے۔

ہمزہ (ء) اردو حروفِ تہجی میں شامل نہیں، کیوں کہ یہ اردو میں حروفِ علّت کے بدلے استعمال ہونے والی علامت ہے، جب کہ یہ عربی زبان میں باقاعدہ حروفِ تہجی میں شمار ہوتا ہے۔

اردو زبان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ہندوستان کی برہمی رسم الخط پر مبنی دوسری زبانوں کے نظامِ حروفِ تہجی میں اس کے درج ذیل حروف کی آوازیں نہیں ملتیں:

ث خ ز ژ ع غ ق

مشق ذیل میں دیے گئے الفاظ میں مستعمل خاص حروف کی نشاندہی کرتے ہوئے بتلائیے کہ یہ الفاظ اصلاً کس زبان کے ہیں۔

مثال:

۱) محفوظ : اس لفظ کے تمام حروف عربی زبان کے ہیں اس لیے یہ لفظ عربی سے اردو میں آیا ہے۔

۲) گدا : اس لفظ میں 'گ' فارسی زبان کا ہے۔ اس لیے یہ لفظ فارسی سے اردو میں آیا ہے۔

۳) گھر : اس لفظ میں 'گھ' اُردو کی آواز ہے اس لیے یہ لفظ اُردو کا ہے۔

لفظ	پہچان کے حروف	زبان	زبان کی پہچان کا سبب
احتیاط			
اصغر			
چمن			
ٹھنڈا			
بہتر			
فصیل			
گانو			
سمجھوتا			
صندوق			

باورچی			
خطرناک			
جان دار			
ژولیدہ			
دراڑ			
جنگل			
ترقی			
عمارت			
صحت			
امتحان			
نہایت			
آبادی			
دھنک			
لڑکپن			
بڑبڑانا			
گھبراہٹ			
اندازہ			
ڈھولک			
طبیب			
پرواز			

چمک			
شوق			
منظر			
سفارش			
پتنگا			
فروغ			

حروفِ تہجی کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔ حروفِ علت

۲۔ حروفِ صحیح

حروفِ علت:

ا و ی ے۔ حروفِ علت کہلاتے ہیں، کیوں کہ ان حروف کی آوازیں ادا ہوتے وقت حلق ہو یا زبان میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

حروفِ صحیح:

حروفِ علت (او ی ے) کے علاوہ بقیہ تمام حروف (مخلوط حروف چھوڑ کر) حروفِ صحیح کہلاتے ہیں۔

☆☆☆

۲۔ الفاظ و معنی

لفظ کی تعریف: دو یا دو سے زائد حروف کا مجموعہ، جس کے کوئی معنی ہوں، لفظ کہلاتا ہے۔

مشقیں (الف) نیچے دیے گئے حروف کی مدد سے کم از کم پانچ (5) نئے الفاظ بنائیے۔

مثال:

	کتاب	:	ک، ت، ا، ب	=	تاب، تاک، بات، کب، تک وغیرہ۔
۱۔	ہندوستان	؛	ہ ن د و س ت ا ن	=	....
۲۔	بادِنسیم	؛	ب ا د ن س ی م	=	....
۳۔	رسمِ الفت	:	ر س م اُ ل ف ت	=	....
۴۔	نوشیرواں	؛	ن و ش ی ر و اں	=	....
۵۔	نمک خوار	؛	ن م ک خ و ا ر	=	....
۶۔	عالی جناب	؛	ع ا ل ی ج ن ا ب	=	....
۷۔	منصف مزاج	؛	م ن ص ف م ز ا ج	=	....
۸۔	شادمانی	؛	ش ا د م ا ن ی	=	....
۹۔	زبردست	؛	ز ب ر د س ت	=	....
۱۰۔	ترکاریاں	؛	ت ر ک ا ر ی اں	=	....

(ب) 'الف' میں دیے گئے الفاظ کا مفہوم 'ج' سے ڈھونڈھ کر 'ب' میں لکھیے۔

مثال: تاجر : تجارت کرنے والا

الف	ب	ج
مدرس		فساد پھیلانے والا
مفسد		انتظام کرنے والا
منتظم		درس دینے والا
معلم		انصاف کرنے والا
منصف		علاج کرنے والا
معالج		تقریر کرنے والا
مہاجر		بشارت دینے والا
مسافر		تفسیر کرنے والا
مقرر		تاریخ لکھنے والا
مصور		حفاظت کرنے والا
مبشر		تدبیر کرنے والا
مدبّر		سفر کرنے والا
محافظ		ہجرت کرنے والا
مورخ		علم سکھانے والا
مفسر		تصویر بنانے والا

(ج) 'الف' میں دیے گئے الفاظ کے معنی 'ب' سے تلاش کرکے 'ج' میں لکھیے :

الف	ب	ج
حسد	ختم ہونا	
بصارت	دریا دلی	
حسن	جلن	
فنا	سچائی	
بقا	محبت	
سخاوت	دھوکا	
صدق	مضبوط	
عداوت	غرور	
الفت	عقل مندی	
عزم	بہادری	
دانش	خوب صورتی	
تکبر	نظر	
قوی	ارادہ	
دغا	دشمنی	
شجاعت	قائم رہنا	

اصطلاحات:

علوم وفنون کے تمام شعبوں میں علمی یا فنی موضوعات کے اظہار کے لیے کچھ خاص تراکیب یا الفاظ مرادی معنوں کے لیے مقرر کر لیتے ہیں، جن سے ایک خاص مفہوم یا عمل واضح ہوتا ہے۔

مثلاً؛

نماز، روزہ، حج، عمرہ، زکوٰۃ، صدقہ، فطرہ وغیرہ مذہبی اصطلاحات ہیں۔

سیاست، انتخابات، نمائندہ، ووٹ وغیرہ سیاسی اصطلاحات ہیں۔

ناول، افسانہ، حمد، نعت، غزل، مرثیہ، قصیدہ، رباعی، تلمیح، تشبیہہ، استعارہ وغیرہ ادبی اصطلاحات ہیں۔

☆☆☆

۳۔ مرکبات

مرکب کی تعریف:

دو یا دو سے زائد الفاظ مل کر جب ایک معنی میں استعمال ہوتے ہیں تو 'مرکب' یا 'ترکیب' کہلاتے ہیں۔
مرکبات بنانے کے چھ (۶) طریقے مروّج ہیں:

ا۔ سابقے اور لاحقے

سابقہ : وہ لفظ جو کسی اور لفظ کے پہلے جڑ کر مرکب بنائے، ''سابقہ'' کہلاتا ہے۔

مثالیں:

غیر + اہم = غیراہم ، لا + تعداد = لاتعداد ، ہم + درد = ہم درد

ان مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ سابقے ہیں۔

مشق: ان سابقوں کی مدد سے پانچ پانچ مرکبات بنائیے:

ا۔ اہل : ....

۲۔ صاحب : ....

۳۔ بزم : ....

۴۔ ذی : ....

۵۔ با : ....

۶۔ نیم : ....

لاحقہ: وہ لفظ جو کسی اور لفظ کے آگے استعمال ہو کر مرکب بنائے، 'لاحقہ' کہلاتا ہے۔

مثالیں: دولت + مند = دولت مند، ایمان + دار = ایمان دار، خطر + ناک = خطرناک

ان مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ لاحقے ہیں۔

مشق: ان لاحقوں کی مدد سے پانچ پانچ مرکبات بنائیے:

۱۔ دان : ....

۲۔ فروش : ....

۳۔ پرست : ....

۴۔ انگیز : ....

۵۔ خانہ : ....

۶۔ دار : ....

۲۔ زیر کی اضافت:

ان مرکبات پر غور کیجیے:

۱۔ نورِنظر ۲۔ رازِالفت

۳۔ بانگِ درا ۴۔ غارِحرا

ان مرکبات میں پہلے اور دوسرے لفظ کو "زیر" (ِ) کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ دو الفاظ کو جوڑنے والی زیر 'کسرہ اضافت' کہلاتی ہے۔ کسرہ اضافت کے استعمال کے بعد مذکورہ مرکبات کا تلفظ اس طرح ہو جاتا ہے۔

۱۔ نورے نظر ۲۔ رازے الفت

۳۔ بانگے درا ۴۔ غارے حرا

'کسرۂ اضافت' دراصل 'کا'، 'کے'، 'کی' کے بجائے استعمال کی جاتی ہے، جس سے جملے کی چستی اور جامعیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

مشقیں (الف) ان فقروں کے مرکبات بنائیے۔

۱۔ جگر کا سوز : ....
۲۔ اخلاق کا حسن : ....
۳۔ وطن کی خاک : ....
۴۔ موسیقی کی محفل : ....
۵۔ رسول کا فرمان : ....
۶۔ حج کے ارکان : ....

(ب) ان مرکبات کو فقروں میں بدلیے۔

۱۔ عیدِ قربان : ....
۲۔ راہِ حق : ....
۳۔ وقتِ نماز : ....
۴۔ تختِ اکبر : ....
۵۔ سلاطینِ دہلی : ....
۶۔ مقاماتِ تفریح : ....

۳۔ 'ہمزۂ' کی اضافت :

ان مرکبات پر غور کیجیے :

شومیٔ قسمت	توشۂ آخرت
شوخیٔ تحریر	آئینۂ ادب
تندیٔ طوفان	بندۂ خدا
معرکۂ کربلا	دیدۂ بینا

ان مرکبات میں 'ی' اور 'ہ' (ہائے مدورہ یا ہائے خفی) پر ختم ہونے والے الفاظ کو دوسرے موزوں الفاظ سے جوڑ کر مرکبات بنانے کے لیے 'ہمزہ' کا استعمال کیا گیا ہے۔ لہٰذا دو الفاظ کو جوڑنے والا 'ہمزہ'، 'ہمزۂ اضافت' کہلاتا ہے۔

ہمزۂ اضافت کے استعمال سے ان مرکبات کا تلفظ یوں ہوتا ہے۔

شومیے قسمت	تندیے طوفان
شوخی اے تحریر	توشہ اے آخرت
آئینہ اے ادب	معرکہ اے کربلا
بندہ اے خدا	دیدہ اے بینا

ہمزۂ اضافت بھی کا، کے، کی کے بدل استعمال کیا جاتا ہے۔

مشقیں: (الف) ان فقروں کے مرکبات بنائیے:

۱۔ دلدار کا کوچہ : ....

۲۔ محشر کا ہنگامہ : ....

۳۔ محبت کا فسانہ : ....

۴۔ تقدیر کی خوبی : ....

۵۔ خیال کی آزادی : ....

۶۔ کشمیر کی وادی : ....

۷۔ وطن کی آزادی : ....

۸۔ چمن کی رنگینی : ....

(ب) ان مرکبات کو فقروں میں بدلیے :

۱۔ نوشتۂ تقدیر : ....

۲۔ تیشۂ فرہاد : ....

۳۔ گوشۂ عافیت : ....

۴۔ شوخیٔ تحریر : ....

۵۔ خرابیٔ صحت : ....

۶۔ رنگینیٔ حیات : ....

۷۔ شوخیٔ دل : ....

۸۔ ہادیٔ قوم : ....

۴۔ یائے مہموز کی اضافت :

ان مرکبات پر غور کیجیے؛

۱۔ خدائے تعالیٰ ۲۔ صدائے بلبل

۳۔ ندائے قوم ۴۔ وفائے دوست

ان مرکبات میں الف پر ختم ہونے والے الفاظ کو دوسرے موزوں الفاظ سے جوڑنے اور مرکبات بنانے کے لیے 'یائے مہموز' کا استعمال کیا گیا ہے۔

مشقیں (الف) ان فقروں کے مرکبات بنایئے :

۱۔ دل کی صدا : ....

۲۔ وفا کا عہد : ....

۳۔ رحمت کی ردا : ....

۴۔ کائنات کے آقا : ....

۵۔ سخن کا خدا : ....

۶۔ خلیلؑ کی دعا : ....

(ب) ان مرکبات کو فقروں میں بدلیے:

۱۔ صدائے جرس : ....

۲۔ گدائے محمدؐ : ....

۳۔ دریائے لطافت : ....

۴۔ ضیائے علم : ....

۵۔ صبائے چمن : ....

۶۔ رہنمائے قوم : ....

۵۔ ' و ' کی اضافت:

ان مرکبات پر غور کیجیے :

ا۔ گل وبلبل	۲۔ شب وروز
۳۔ علم وعمل	۴۔ نام ونمود
۵۔ جوش وخروش	٦۔ رنگ وبو

ان مرکبات میں معنوی مناسبت رکھنے والے دو الفاظ کو 'و' کے استعمال سے جوڑا گیا ہے۔ ان مرکبات میں 'و' دراصل 'اور' کی بجائے استعمال ہوا ہے۔ 'و' کے استعمال کے بعد ان مرکبات کا تلفظ اس طرح ہوتا ہے:

ا۔ گلوبلبل	۲۔ شبوروز
۳۔ علموعمل	۴۔ نامونمود
۵۔ جوشوخروش	٦۔ رنگوبو

اِملا کے اعتبار سے مرکبات کا مذکورہ انداز صحیح نہیں ہے۔ صرف تلفظ کی وضاحت کے لیے اس طرح لکھا گیا ہے۔

مشق : ان فقروں کے مرکبات بنایئے:

ا۔ نشیب اور فراز	۲۔ پس اور پیش
۳۔ سوز اور گداز	۴۔ شاہ اور گدا
۵۔ ذوق اور شوق	٦۔ لیل اور نہار

نوٹ: 'و' حرف عطف ہے جو دو لفظوں یا کلموں کو ملاتا ہے۔ اس کا استعمال صرف عربی اور فارسی الفاظ کے درمیان ہوتا ہے، ہندی اور انگریزی الفاظ میں نہیں۔

٦۔ ''ال'' کی اضافت :

ان مرکبات پر غور کیجیے :

ا۔ عیدالفطر	۲۔ شق القمر

۳۔ خورشیدالاسلام ۴۔ عبدالرحمٰن

۵۔ دارالسلام ۶۔ عبدالصمد

ان مرکبات میں پہلی تین مثالوں میں دو الفاظ کو جوڑنے کے لیے 'ال' کا استعمال 'ال' کی آواز کے ساتھ ہوا ہے، جبکہ دیگر تین مثالوں میں 'ال' کا استعمال تو ہوا ہے مگر 'ال' کی آواز ادا نہیں ہوتی۔ ان مثالوں میں 'ال' دراصل 'کا' یا 'کی' کا بدل ہے۔

جن مرکبات میں 'ال' کے بعد قمری حرف آتا ہے تو 'ال' کی آواز ادا ہوتی ہے۔

جن مرکبات میں 'ال' کے بعد والا حرف 'شمسی' ہوتا ہے تو وہاں 'ال' کی آواز ادا نہیں ہوتی بلکہ اس کے بعد والے شمسی حرف پر تشدید آتی ہے۔

قمری حروف : ا ب ج ح خ ع غ ف ق ک م و ہ

شمسی حروف : ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن

مشق : 'ال' کے استعمال سے ان فقروں کے مرکبات بنائیے:

۱۔ غیب کا علم ۲۔ علما کا شمس

۳۔ ہدیٰ کا نور ۴۔ دین کا شمس

۵۔ اسلام کا نور ۶۔ اسلام کا قمر

☆☆☆

۴۔ہم صوت الفاظ

ان جملوں پر غور کیجیے :

۱۔ میں نے شعر سنایا۔

۲۔ اُس نے شیر دیکھا۔

۳۔ قربانی اللہ کی نظر میں بہت پسندیدہ عمل ہے۔

۴۔ میں نے ایک گھڑی اپنے دوست کی نذر کی۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ صوتی اعتبار سے مشابہت رکھتے ہیں، مگر ان کے معنی الگ الگ ہیں اور ان کے املا میں بھی فرق ہے۔اس لیے انھیں 'ہم صوت' الفاظ کہتے ہیں۔

مشقیں(الف) قوسین میں دیے گئے ہم صوت الفاظ میں سے مناسب لفظ چن کر خانہ پُری کیجیے۔

۱۔ ....کو غسل دینے میں جلدی کرنا چاہیے۔ (معیت / میت)

۲۔ حجاج کرام کی مخصوص پوشاک کا نام..............................ہے۔ (احرام / اہرام)

۳۔ ....کے مہینے میں کسی بھی کام کے کرنے کو بے برکت سمجھنا غلط ہے۔ (صفر / سفر)

۴۔ ....ایک مشہور شکاری پرندہ ہے۔ (باز / بعض)

۵۔ ....ساز لوگوں کی کثرت سے معاشرہ بدنام ہو رہا ہے۔ (جال / جعل)

۶۔ میں نے اپنا مسئلہ خود ....کرلیا۔ (حل / ہل)

(ب) الف میں دیے گئے الفاظ کے معنی لکھ کر اُن سے ایسے جملے بنائیے جن سے ان الفاظ کے معنی واضح ہوں:

مثال: باد <u>ہوا</u> صبح سویرے چلنے والی ہوا کو بادِنسیم کہتے ہیں۔

بعد <u>ایک کے بعد دوسرے کے معنوں میں</u> والدین کے بعد اساتذہ کا درجہ افضل ہے۔

۱۔ عام ....

آم ....

۲۔ ظن ....

زن ....

۳۔ تقریب ....

تخریب ....

۴۔ قلیل ....

خلیل ....

۵۔ نہر ....

نحر ....

۶۔ ضو ....

ذو ....

۷۔ صورت ....

سورت ....

۸۔ حال ....

ہال ....

۹۔ صدا ....

سدا ....

۱۰۔ بدلہ ....

بدلا ....

(ج) ''ب'' میں دیے گئے مناسب الفاظ کی مدد سے ''الف'' کے مرکبات کو مکمل کر کے لکھیے :

	(الف)					(ب)
۱۔	....	+	صبا	=	....	(باد، بعد)
۲۔	....	+	قبل	=	....	(مع، ما)
۳۔	بد	+	....	=	....	(نذر، نظر)
۴۔	....	+	فہم	=	....	(شیر، شعر)
۵۔	خلا	+	....	=	....	(باز، بعض)
۶۔	....	+	آمدنی	=	....	(قلیل، خلیل)
۷۔	بد	+	....	=	....	(حال، ہال)
۸۔	....	+	بہار	=	....	(سدا، صدا)
۹۔	....	+	فشاں	=	....	(ذو، ضو)
۱۰۔	....	+	مرید	=	....	(زن، ظن)
۱۱۔	....	+	مصر	=	....	(احرام، اہرام)
۱۲۔	....	+	سلیم	=	....	(اقل، عقل)

۵۔ ذومعنی الفاظ

ان مثالوں پر غور کیجیے :

۱۔ کرسی کی چاہ میں سیاست دان اپنی دولت لٹا دیتے ہیں۔

۳۔ چاہِ زم زم صدیوں سے عوام الناس کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

۲۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے طلبہ کی تعلیمی قابلیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

۴۔ جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی۔

پہلے جملے میں 'چاہ' کا مطلب چاہت یا محبت ہے اور دوسرے جملے میں بمعنی کنواں استعمال ہوا ہے۔
اسی طرح تیسرے جملے میں 'جان' سمجھنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے تو چوتھے جملے میں انسانی جان کے معنی میں۔ لہٰذا ایسے تمام الفاظ جو املا اور تلفظ میں یکساں ہوں اور ایک سے زائد معنی رکھتے ہوں تو انہیں ذومعنی الفاظ کہتے ہیں۔

مشقیں (الف) مثال کے مطابق ذیل میں دیے گئے ذومعنی الفاظ کے معنی لکھیے اور ان معنوں کی مناسبت سے انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

مثال:

دانا	:	عقلمند	دانا آدمی آنے والی مشکلوں کا اندازہ پہلے ہی کر لیتا ہے۔
دانہ	:	بیج	چڑیاں دانہ چگ رہی ہیں۔
۱۔ گل	:	....	....
گل	:	....	....

۲۔ اذاں : ....
اذاں : ....
۳۔ سونا : ....
سونا : ....
۴۔ جِن : ....
جِن : ....
۵۔ بند : ....
بند : ....
۶۔ نو : ....
نو : ....
۷۔ کرنا : ....
کرنا : ....
۸۔ عین : ....
عین : ....
۹۔ کان : ....
کان : ....
۱۰۔ زبان : ....
زبان : ....

مشق: درج ذیل اشعار میں ذو معنی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ان کی نشان دہی کر کے ان کے معنی لکھیے۔

کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی
(غالبؔ)

۱) ....

۲) ....

تمنا نہیں ہے امدادِ دل کو تپش کا صلہ ہو کہ مُزدِ قلق ہو
یہی حق ہے قاتل اگر حق دلا دے، یہ بسمل ترے پاؤں پر جاں بہ حق ہے
(ذوقؔ)

۱) ....

۲) ....

سبزے سے خط سیاہ، سیاہ سے ہوا سفید
تھا سرو سا جو قد، ہوا شاخِ باردار
(سوداؔ)

۱) ....

۲) ....

کوئی محرم نہیں ملتا جہاں میں
مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زباں میں
(حالیؔ)

۱) ....

۲) ....

ہم پرورشِ لوح و قلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے، رقم کرتے رہیں گے
(فیضؔ)

۱) ....

۲) ....

☆☆☆

٦۔ مترادفات

ان جملوں پر غور کیجیے:

۱۔ بچوں کی پرورش میں ان کی عادت پر نظر رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ اچھی خصلت کے بچے قوم کا سرمایہ ہیں۔

۳۔ علم زندگی کی ایک اہم ضرورت ہے۔

۴۔ جدوجہد کے بغیر ہماری حاجت پوری نہیں ہوتی۔

پہلے اور دوسرے جملے میں خط کشیدہ الفاظ عادت اور خصلت، تیسرے اور چوتھے جملے میں ضرورت اور حاجت معنوی اعتبار سے ایک دوسرے کے مترادف الفاظ ہیں۔

مترادف الفاظ سے مراد ایک جیسے معنی رکھنے والے یا ہم معنی الفاظ ہیں۔ ایسے الفاظ کے سرمائے سے اچھی نثر لکھنا آسان ہوتا ہے۔ اردو زبان میں مترادف الفاظ بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔

مشقیں: (الف) 'الف' میں دیے گئے الفاظ کے مترادفات 'ب' میں تلاش کر کے 'ج' میں لکھیے۔

الف	ب	ج
مشورہ	نقصان	
افلاس	لاپرواہی	
ہم عصر	مشہور	
توقع	رائے	

Revised Edition-2014

غفلت	غربت	
مقبول	ہم زماں	
خسارہ	حالات	
آغاز	سدا	
مصنوعی	اوس	
ہمیشہ	مزہ	
کوائف	تعریف	
شبنم	ابتدا	
مدح	گھنٹا	
جرس	امید	
لطف	بناوٹی	

(ب) جدول میں دیے گئے الفاظ سے مترادف الفاظ کی جوڑیاں تلاش کر کے نیچے لکھیے :

ماہتاب	غم	سورج	کثیر	رنج	عزم
اندھیرا	قلیل	نہار	تاریکی	نہاں	پوشیدہ
انتہا	آغاز	انجام	دن	ابتدا	ارادہ
مرگ	ارض	کم	فلک	خورشید	غیبت
حیات	زیادہ	قمر	زندگی	زمین	سوزش
موت	آسمان	لیل	چغلی	جلن	رات

۱۔ ....

۲۔ ....

۳۔ ....

۴۔ ....

۵۔ ....

۶۔ ....

۷۔ ....

۸۔ ....

۹۔ ....

۱۰۔ ....

۱۱۔ ....

۱۲۔ ....

۱۳۔ ....

۱۴۔ ....

۱۵۔ ....

۱۶۔ ....

۱۷۔ ....

۱۸۔ ....

(ج) درج ذیل اشعار میں مترادفات استعمال ہوئے ہیں۔ان کی نشان دہی کیجیے۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان ،لیکن پھر بھی کم نکلے
(غالبؔ)

ا) ....

۲) ....

محرم نہیں ہے تو ہی نوا ہائے راز کا
یاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا
(غالبؔ)

ا) ....

۲) ....

بے مزہ جی کو کریں لاکھ ترے ظلم و ستم
بھولنے کے نہیں ، وہ ،پہلی عنایت کے مزے
(ذوقؔ)

ا) ....

۲) ....

بار ہا دیکھ چکے تیرے فریب اے دنیا
ہم سے اب جان کے دھوکا نہیں کھایا جاتا
(حالؔی)

۱) ....

۲) ....

بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسۂ زن
ہے عشق و محبت کے لیے علم و ہنر موت
(اقبالؔ)

۱) ....

۲) ....

خط سے کیا مطلب مجھے ،قاصد سے مجھ کو کام کیا
دل میں جو رہتا ہے اس کو نامہ و پیغام کیا
(ادیب رضوی)

۱) ....

۲) ....

کونین کی ہوس میں ہے انساں ذلیل و خوار
کونین اپنے سینے کے اندر لیے ہوئے
(جگرؔ)

۱) ....

۲) ....

۷۔ تکرارِ لفظی

ان جملوں کو پڑھیے:

۱۔ بازار سے آتے آتے ایک کلو سیب لے آؤ۔

۲۔ یہ صبح صبح کیا ہنگامہ مچا رکھا ہے۔

۳۔ تم اگر کہا نہیں مانو گے تو دردر بھٹکتے پھرو گے۔

مذکورہ جملوں میں خط کشیدہ الفاظ پرغور کیجیے۔ اگر جملے میں ایک ہی لفظ کو دو مرتبہ دہرا کر بات کہی جائے تو اسے تکرارِ لفظی کہتے ہیں۔ تکرارِ لفظی کے استعمال سے بات میں تاثیر اور بیان میں حسن پیدا ہوتا ہے۔

مشقیں (الف) ذیل میں کچھ تکرارِ لفظی دیے گئے ہیں۔ انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے :

مثال : ابھی ابھی :وہ ابھی ابھی دفتر سے آئے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد بات کریں گے۔

آدھا آدھا : ....

آگے آگے : ....

بات بات : ....

بال بال : ....

باریک باریک : ....

بڑے بڑے : ....

بستے بستے : ....

بہکے بہکے : ....

بن بن : ....

پل پل : ....

تھر تھر : ....

جب جب : ....

جیسے جیسے : ....

جو جو : ....

چلتے چلتے : ....

چپکے چپکے : ....

خدا خدا : ....

خیالی خیالی : ....

دُور دُور : ....

ڈگر ڈگر : ....

ذرہ ذرہ : ....

رُک رُک : ....

رگ رگ : ....

روز روز : ....

زور زور : ....

سوچ سوچ : ....

سنبھل سنبھل : ....

عش عش : ....

غٹ غٹ : ....

فرداً فرداً : ....

قدم قدم : ....

کبھی کبھی : ....

کہاں کہاں : ....

کہتے کہتے : ....

گرم گرم : ....

گھر گھر : ....

لڑتے لڑتے : ....

مرتے مرتے : ....

نرم نرم : ....

ہرے ہرے : ....

(ب) درج ذیل اشعار میں تکرار لفظی کا دلچسپ استعمال ہوا ہے۔ ان کی فہرست تیار کیجیے۔

ہمارے آگے ترا جب کسو نے نام لیا
دلِ ستم زدہ کو تھام تھام لیا
(میرؔ)

غالبؔ خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
روئیے زارزار کیا کیجیے ہائے ہائے کیوں
(غالب)

ہوس نے کر دیا ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا ، محبت کی زباں ہو جا
(اقبالؔ)

دل کا اُجڑنا سہل سہی ،بسنا سہل نہیں ظالم
بستی بسانا کھیل نہیں ،بستے بستے بستی ہے
(فانیؔ)

چلے جاتے ہیں بڑھ بڑھ کے، مٹے جاتے ہیں گِر گِر کے
حضورِ شمع پروانوں کی نادانی نہیں جاتی
(جگرؔ)

اہلِ ہوس کیا ساتھ نبھاتے ،سخت کٹھن تھی منزل منزل
عشق تو آخر عشق ہی ٹھہرا ، راہیں ڈھونڈیں مشکل مشکل
(عامر عثمانی)

۱)	۲) ....
۳)	۴) ....
۵)	۶) ....
۷)	۸) ....
۹)	۱۰) ....

۸۔ واحد اور جمع

ان جملوں کو پڑھیے:

1) ظالم کے سامنے حق بات کا کہنا جہاد ہے۔

1.1) اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔

2) روزانہ قرآنِ مجید کی تفسیر کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

2.2) اردو زبان میں قرآنِ مجید کی کئی تفاسیر لکھی گئی ہیں۔

3) انسان کے جسم سے روح پرواز کرنے کے بعد اس کی قدر و قیمت کچھ بھی نہیں رہتی۔

3.3) تمام انسانوں کی روحیں حشر تک عالمِ برزخ میں رہتی ہیں۔

4) علم و فن کے ماہر طالب علم کی ہمیشہ مانگ رہتی ہے۔

4.1) علوم و فنون کے میدان میں مسلم طلبہ بھی آگے آرہے ہیں۔

مذکورہ جملوں میں خط کشیدہ الفاظ آپس میں ایک دوسرے کے واحد و جمع ہیں۔ جیسے؛

حق	کی جمع	حقوق	اور	تفسیر	کی جمع	تفاسیر
روح	کی جمع	روحیں	اور	علم و فن	کی جمع	علوم و فنون

واحد یا جمع اسمِ تعداد کے کلمات ہیں۔

اسمِ تعداد کی دو قسمیں ہیں۔

۱) اسمِ واحد ۲) اسمِ جمع

مثالیں: ۱) لڑکا پڑھ رہا ہے۔ ۲) لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔

۳) شاخ پر پرندہ بیٹھا ہے۔ ۴) درخت پر پرندے بیٹھے ہیں۔

اسمِ واحد سے مراد وہ اسم جو کسی ایک شئے یا ایک جان دار یا فرد کو ظاہر کرتا ہے۔
اسمِ جمع سے مراد ایک سے زائد چیزیں یا افراد یا جان دار ہیں۔

جمع بنانے کے عام قاعدے:

اردو زبان میں جمع بنانے کے قاعدے اردو کے علاوہ عربی اور فارسی زبان سے بھی ماخوذ ہیں۔ ذیل میں جمع بنانے کے عام قاعدے نقل کیے گئے ہیں، انھیں غور سے پڑھیے۔

1) جن اسمِ مذکر والے الفاظ کے آخر میں 'الف' یا 'ہ' (ہائے خفی) آئے تو ایسے تمام الفاظ میں اس 'الف' یا 'ہ' کو 'ے' (یائے مجہول) سے بدلنے پر جمع بنتی ہے۔ جیسے؛

لڑکا = لڑکے، بندہ = بندے، مدرسہ = مدرسے

2) جن الفاظ کے آخر میں 'الف' یا 'ہ' نہ ہو اور جنس کے اعتبار سے وہ اسمِ مذکر ہوں تو ایسے الفاظ واحد اور جمع دونوں حالتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

میں نے گھر تعمیر کیا۔ اس نے پانچ گھر تعمیر کیے۔
حادثے میں ایک آدمی زخمی ہوا۔ حادثے میں کئی آدمی زخمی ہوئے۔

3) جن الفاظ کے آخر میں 'ی' (یائے معروف) ہو اور وہ اسمِ مؤنث ہوں تو انھیں 'اں' بڑھانے سے جمع بنتی ہے۔ جیسے؛

بجلی = بجلیاں، ٹوپی = ٹوپیاں

4) جن الفاظ کے آخر میں 'ی' نہیں آتی اور وہ جنس کے اعتبار سے مؤنث ہوں تو ان کی جمع 'یں' بڑھانے سے بنتی ہے۔ جیسے:

کتاب = کتابیں، بہار = بہاریں،
امانت = امانتیں

5) اگر لفظ جنس کے اعتبار سے مؤنث ہو اور 'الف' یا 'و' پر ختم ہوتا ہو تو ایسے الفاظ کی جمع 'ئیں' بڑھانے سے بنتی ہے۔ جیسے:

آرزو	=	آرزوئیں،	سزا	=	سزائیں،
گھٹا	=	گھٹائیں			

6) فاعلی حالت کی جمع:

قاتل	=	قاتلین،	صابر	=	صابرین،
سامع	=	سامعین،	ناظر	=	ناظرین

7) مفعولی حالت کی جمع:

اگر جملے میں 'اسم' پر کام کا اثر ہو تو اس کی حالت مفعول کی ہوتی ہے اور یہ جمع کی حالت میں استعمال ہو تو اسے مفعولی جمع کہتے ہیں۔ ایسی جمع اسم کے ساتھ 'وں' بڑھانے سے بنتی ہے مگر یہ اصل جمع نہیں ہوتی۔ جیسے:

ہوا	=	ہواؤں،	بہار	=	بہاروں،
بادل	=	بادلوں			

جمع کی مذکورہ قسموں کو 'جمع سالم' کہتے ہیں۔ ان الفاظ میں اصل لفظ جوں کا توں رہتے ہوئے جمع کی علامتوں کا اضافہ ہوا ہے۔

مذکورہ قاعدوں کے علاوہ جمع کے دیگر قاعدے عربی اور فارسی ادب سے لیے گئے ہیں۔

مثلاً:

عالم	=	علما	سلطان	=	سلاطین
ورق	=	اوراق	صدر	=	صدور
منزل	=	منازل	کریم	=	کرام
شیخ	=	شیوخ	مسجد	=	مساجد
دوا	=	ادویہ	طبیب	=	اطِبّا

زمانہ = ازمنہ

جمع کی ان مذکورہ حالتوں کو'جمع غیر سالم'یا'جمع مکسّر' کہتے ہیں ان الفاظ میں اصل لفظ جوں کا توں نہیں رہتا۔

مشقیں:(الف) الف میں درج ذیل واحد الفاظ کی جمع 'ب' سے تلاش کر کے 'ج' میں لکھیے:

	الف	ب	ج
(1	ادب	توجیہات	....
(2	افق	ائمہ	....
(3	امت	اوائل	....
(4	باب	تخیلات	....
(5	ذہن	تواریخ	....
(6	جزیرہ	آداب	....
(7	امام	امم	....
(8	تخیل	آفاق	....
(9	توجیہہ	مناصب	....
(10	خلق	ابواب	....
(11	اوّل	جزائر	....
(12	تاریخ	مشاہیر	....
(13	رسالہ	مراثی	....
(14	رقم	دواوین	....
(15	کیفیت	خلائق	....

16) مرثیہ اشکال ....

17) مشہور رسائل ....

18) دیوان رقوم ....

19) منصب کیفیات ....

20) شکل اذہان ....

(ب) مثال کے مطابق ان الفاظ کے جمع یا واحد ہونے کی نشاندہی کرتے ہوئے انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

مثال: ادبا جمع مولانا الطاف حسین حالؔی کا شمار اردو کے مشہور ادبا میں ہوتا ہے۔

1) سامعین ....

2) شرکا ....

3) صحیفہ ....

4) ظرف ....

5) عیوب ....

6) قلب ....

7) فریضہ ....

8) قاری ....

9) حجاج ....

10) فتویٰ ....

11) قصر ....

12) قید ....

13) فرامین ....

14) غنی ....

15) اسباق ....

16) افلاک ....

17) فاتح ....

18) مامور ....

19) مرضیات ....

20) معاونین ....

☆☆☆

۸۔ اضداد

ان جملوں کو پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے:

1) نماز میں امیر ہو یا غریب سب ایک صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔

2) موت اور زندگی کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

3) ہر ایک کو زندگی میں مصیبت اور راحت کے حالات کا سامنا ہوتا ہے۔

4) زندگی بہت مختصر ہوتی ہے، لوگ اسے طویل سمجھ لیتے ہیں۔

5) نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے۔

مذکورہ تمام جملوں کے خط کشیدہ الفاظ معنوی اعتبار سے ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ 'ضد' کے لغوی معنی الٹا یا برعکس کے ہیں۔

مشقیں (الف) الف میں دیے گئے الفاظ کی اضداد ب میں تلاش کر کے ج میں لکھیے:

	الف	ب	ج
1)	آدمیت	تفصیلی	....
2)	آباد	اپنائیت	....
3)	اجمالی	تہنیت	....
4)	تخریب	مستقل	....
5)	اقلیت	حیوانیت	....
6)	اجنبیت	تعمیر	....

7) تعزیت اکثریت ....
8) تکبر برباد ....
9) ہجر علم ....
10) حسین سلجھاؤ ....
11) جہل محکوم ....
12) چست امن ....
13) حاکم لعنت ....
14) حریص عداوت ....
15) دہشت وصل ....
16) رحمت قانع ....
17) رفاقت تونگری ....
18) عارضی انکساری ....
19) الجھاؤ قبیح ....
20) غربت سست ....

(ب) اس جدول کے الفاظ سے ایک دوسرے کی اضداد تلاش کر کے نیچے دی گئی خالی جگہوں میں لکھیے۔

سخی	عام	وصل	نور	وفا	مہمان
ظلمت	میزبان	منفی	نہاں	قنوطی	خاطر
عیاں	رجائی	مہذب	عشرت	عروج	مشتاق
غائب	زوال	زرخیز	بیزار	شکستہ	قدیم

گنوار	شناسا	سالم	اجنبی	جدید	عسرت
جفا	بنجر	فراق	مثبت	خاص	بخیل

1) .... = ... 2) .... = ...

3) .... = ... 4) .... = ...

5) .... = ... 6) .... = ...

7) .... = ... 8) .... = ...

9) .... = ... 10) .... = ...

11) .... = ... 12) .... = ...

13) .... = ... 14) .... = ...

15) .... = ... 16) .... = ...

17) .... = ... 18) .... = ...

(ج) مثال کے مطابق اضدادی مرکبات بنائیے:

مثال: شب و <u>روز</u>

1) لیل و .... 2) نشیب و ....

3) نور و .... 4) امیر و ....

5) شاہ و .... 6) اعلیٰ و ....

7) رنج و .... 8) کرم و ....

9) موت و .... 10) خامی و ....

11) ازل و .... 12) اقرار و ....

13) ترقی و ....   14) حقیقی و ....

15) وفا و ....   16) آغاز و ....

17) قلیل و ....   18) بہار و ....

19) سود و ....   20) شب و ....

(د) درج ذیل اشعار میں متضاد الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ان کی فہرست تیار کیجیے۔

1) سب کہاں، کچھ لالہ و گُل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں (غالبؔ)

2) کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا
باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جلال تیرا (حالیؔ)

3) طعن سن سن احمقوں کے ہنستے ہیں دیوانہ وار
دن بسر کرتے ہیں دیوانوں میں سیانوں کی طرح (حالیؔ)

4) عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نوری ہے نہ ناری ہے (اقبالؔ)

5) نرم دمِ گفتگو، گرم دمِ جستجو
رزم ہو یا بزم ہو، پاک دل و پاک باز (اقبالؔ)

6) ہجر سے شاد ، وصل سے ناشاد
کیا طبیعت جگؔر نے پائی ہے (جگؔر)

7) راز جو سینۂ فطرت میں نہاں ہوتا ہے
سب سے پہلے دلِ شاعر پہ عیاں ہو تا ہے (جگؔر)

8) آبادی بھی دیکھی ہے ویرانے بھی دیکھے ہیں
جو اُجڑی اور پھرنہ بسی دل وہ نرالی بستی ہے (فانؔی)

☆☆☆

۱۰۔تذکیروتانیث

ان جملوں کو پڑھیے:

	مذکر	مؤنث
1)	نوکر کام کررہا ہے۔	نوکرانی کام کررہی ہے۔
2)	مہتر نالی صاف کررہا ہے۔	مہترانی نالی صاف کررہی ہے۔
3)	مرغا بانگ دیتا ہے۔	مرغی انڈے دیتی ہے۔
4)	معلم پڑھا رہا ہے۔	معلّمہ پڑھا رہی ہے۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ آپس میں مذکر اور مؤنث ہیں، جن کی پہچان ان کی فعلی حالت (کام کا اثر) سے صاف ظاہر ہوتی ہے۔ تمام جان داروں کے نام تذکیروتانیث کے اعتبار سے جنسِ حقیقی کے زمرے میں آتے ہیں، اسی طرح تمام غیر جان دار اشیا کے نام جنسِ غیر حقیقی میں شمار ہوتے ہیں۔

چنانچہ جنس غیر حقیقی میں مذکر یا مؤنث کی پہچان کے لیے اسم کے ساتھ اس کی صفت میں استفہام کی صورت پیدا کریں تو اس کی جنس کا مذکر یا مؤنث ہونا واضح ہوتا ہے۔ مثلاً:

میدان میدان کیسا ہے؟ میدان کشادہ ہے

(میدان: اسمِ مذکر، کشادہ: صفتِ مذکر)

چائے چائے کیسی ہے؟ چائے میٹھی ہے

(چائے: اسمِ مؤنث، میٹھی: صفتِ مؤنث)

اس طرح ہر لفظ کی جنس آسانی سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

مشقیں: (الف)

'الف' میں دیے گئے الفاظ کی تذکیر و تانیث 'ب' میں لکھیے۔

مثال: سلطان ملکہ

	الف	ب		الف	ب
(1	ادیب	....	(2	عالیہ	....
(3	ابن	....	(4	سیدانی	....
(5	خادم	....	(6	درزی	....
(7	بھنگی	....	(8	ہرن	....
(9	مالی	....	(10	عالم	....
(11	غلام	....	(12	شاعر	....
(13	مالکن	....	(14	ہاتھی	....
(15	بھکاری	....	(16	مہتر	....

(ب) ان الفاظ کی جنس پہچانتے ہوئے انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

مثال: صحت مؤنث ورزش کرنے سے صحت اچھی رہتی ہے۔

(1 عادت ....

(2 ارمان ....

(3 آسمان ....

(4 بادل ....

(5 بارش ....

6) دوستی ....

7) بخار ....

8) پلاؤ ....

9) سورج ....

10) چاندنی ....

11) ہمت ....

12) فصل ....

13) زیور ....

14) کتاب ....

15) پلنگ ....

16) پتنگ ....

☆☆☆

۱۱۔ فعل، فاعل اور مفعول

ان جملوں کو پڑھیے :

1۔ ناصر کھیل رہا ہے۔

2۔ ناصر گیند کھیل رہا ہے۔

پہلے جملے میں ناصر سے کھیلنے کا کام ہو رہا ہے۔ اس لیے جو فعل (کام) ہے وہ کھیلنا ہے۔ اس فعل کو کرنے والا ناصر ہے۔ اس لیے ناصر فاعل (فعل کا کرنے والا) ہے۔ فعل (کام) کا اثر گیند پر ہو رہا ہے۔ اس لیے گیند مفعول کہلاتا ہے۔ لہٰذا: مذکورہ جملوں سے واضح ہوا کہ فعل، فاعل اور مفعول کی پہچان کے لیے فعلیہ جملے کا ہونا ضروری ہے۔

1) فعل = کام

2) فاعل = کام کرنے والا یا جس سے کوئی کام واقع ہو

3) مفعول = جس پر کام کا اثر ہوا ہو یا جس پر کام کیا گیا ہو۔

مشقیں (الف) مثال کے مطابق درج ذیل جملوں میں فعل، فاعل اور مفعول کی پہچان کر کے خالی جگہوں میں لکھیے۔

مثال: پولس نے چور کو پکڑا۔ فعل: پکڑا فاعل: پولس مفعول: چور

	فعل	فاعل	مفعول
1) شکاری نے پرندے کا شکار کیا۔	....	....	....
2) اکبر نے گیند ثاقب کو دیا۔	....	....	....

3) کسان نے نالی کے پانی سے کھیت
کوسیراب کیا۔ ....

4) بس کے حادثے میں دولڑکے
زخمی ہوئے۔ ....

5) جج کے انصاف سے چور کوسزا ملی۔ ....

اردو میں بے شمار افعال مستعمل ہیں، ان میں سہ حرفی افعال بھی ہیں۔ ایسے سہ حرفی افعال کے فاعل ومفعول بنانے کے لیے درج ذیل مثالوں پرغور کیجیے:

1) غضب غاضب مغضوب
2) طلب طالب مطلوب
3) حمد حامد محمود

(ب) مذکورہ مثالوں کے مطابق نیچے دیے گئے افعال کے فاعل اور مفعول بنائیے :

1) قدر = ...
2) نصر = ...
3) نشر = ...
4) شکر = ...
5) فتح = ...
6) عبد = ...
7) قتل = ...

8) حفظ = ...

9) شرح = ...

10) جرح = ...

اردو میں بعض ایسے فاعل ہیں جن کے مفعول نہیں ہوتے ، ایسے فاعل ان سے صادر ہونے والے کام کو صاف ظاہر کرتے ہیں۔ اس قبیل کے افعال میں فعل سے فاعل اور فاعل سے فعل بہ آسانی جانے جا سکتے ہیں۔

جیسے : تجارت سے تاجر　　　سفر سے مسافر

(ج) درج ذیل فعلی حالت کے الفاظ سے فاعل بنائیے :

1)	تقریر = ...		2)	سفارت = ...	
3)	صدارت = ...		4)	حکمت = ...	
5)	علاج = ...		6)	طبابت = ...	
7)	امتحان = ...		8)	اہتمام = ...	
9)	منافقت = ...		10)	تنقید = ...	
11)	تصنیف = ...		11)	تقلید = ...	
13)	دعوت = ...		14)	تحقیق = ...	
15)	سیاحت = ...		16)	تاریخ = ...	
17)	فتویٰ = ...		18)	تعمیر = ...	
19)	روایت = ...		20)	ہدایت = ...	

علامت فاعل ''نے''

ان جملوں کو پڑھیے :

1) لڑکے نے چائے پی۔

2) فقیر نے روٹی کھائی۔

ان دونوں جملوں میں فاعل کے ساتھ 'نے' کا استعمال ہوا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ اگر جملے میں فاعل آئے تو علامتِ فاعل 'نے' کا استعمال ہونا لازمی ہے۔زمانے کے اعتبار سے فعلِ مستقبل کے جملوں میں 'نے' کا استعمال نہیں ہوتا۔

ان جملوں کے خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے:

1) ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد بابر نے ڈالی۔

2) شاہ جہاں نے آگرہ میں تاج محل تعمیر کروایا۔

3) مسلمانوں نے اس ملک کی تعمیر و ترقی میں بے انتہا قربانیاں دی ہیں۔

4) ٹیپو سلطان شہیدؒ نے انگریزوں کے مقابلے کے لیے طمراق نامی راکٹ نما ہتھیار ایجاد کیا تھا۔

ان تمام جملوں میں جو خط کشیدہ الفاظ ہیں۔ان میں سے ایک اسم ہے تو دوسرا فعل۔آپ نے غور کیا ہوگا کہ اگر اسم جنس کے اعتبار سے مذکر ہے تو فعل بھی مذکر ہے اور اگر وہ مؤنث ہے تو فعل بھی مؤنث ہے۔

مشق۔ درج ذیل جملوں میں علامتِ فاعل 'نے' کا مناسب استعمال کرتے ہوئے ان کی تصحیح کیجیے:

1) میں چائے پیا۔

2) بچہ نے بخار کی شدت سے رونے لگا تو ماں توجہ نہیں کیا۔

3) شیرنی نے ہرن کا شکار کی۔

4) مسلمانوں نے تقریباً نو صدیوں تک ہندوستان پر حکومت کیا۔

5) راشد دو روٹیاں کھایا۔

6) لڑکا شرارت کیا تو استاد اسے سزا دئے۔

7) اس بار برسات کا موسم خوب تباہی مچایا۔

8) قرآنِ مجید کی کئی سورتوں میں اللہ تعالیٰ دوزخ اور جنت کی تفصیلات بتلائے ہیں۔

علامت مفعول 'کو'

1) استاد نے بچوں کو سبق پڑھایا۔

2) ڈاکٹر نے مریض کو دوائیں دیں۔

مذکورہ جملوں میں 'نے' اور 'کو' کا استعمال ہوا ہے۔ ان جملوں میں 'نے' علامتِ فاعل ہے تو 'کو' علامتِ مفعول ہے۔

ان جملوں میں بچے اور مریض فعل کے اعتبار سے افعال کے ساتھ رابطے والے مفعول ہیں۔ یعنی بچوں کا رابطہ سبق سے ہے اور مریض کا رابطہ دواؤں سے ہے۔ اس رابطے کے اظہار کے لیے علامت 'کو' کا استعمال کیا گیا ہے، جسے 'علامت مفعول' کہتے ہیں۔

مشق (الف) ذیل میں دیے گئے فاعل اور مفعول کے ساتھ اسم اور حاصلِ مصدر استعمال کرتے ہوئے مثال کے مطابق جملے بنائیے۔

مثال؛

1) لوگ (فاعل)

2) چور (مفعول)

3) پولس (اسم)

4) کرنا (مصدر)

1) لوگوں نے چور کو پولس کے حوالے کیا۔

2) لوگوں نے چور کو پکڑنے میں پولس کی مدد کی۔

1) ا۔برسات ۲۔فصل ۳۔تباہ ۴۔کرنا

....

2) ا۔لڑکا ۲۔استاد ۳۔نظم ۴۔سنانا

....

3) ا۔سپاہی ۲۔دشمن ۳۔قبضہ ۴۔لینا

....

4) ا۔عوام ۲۔افسر ۳۔سبق ۴۔سکھانا

....

5) ا۔وکیل ۲۔مجرم ۳۔سزا ۴۔دلانا

....

6) ا۔زمین دار ۲۔کسان ۳۔ہل ۴۔کہنا

....

7) ا۔طلبہ ۲۔استاد ۳۔مشق ۴۔دکھانا

....

8) ا۔جج ۲۔قاتل ۳۔سزا ۴۔سنانا

....

☆☆☆

۱۲۔ جملہ سازی

ترتیب وار بامعنی الفاظ کا ایسا مجموعہ جس کو پڑھنے سے مکمل مطلب سمجھ میں آ جائے، جملہ کہلاتا ہے۔
عام طور پر جملے دو قسم کے ہوتے ہیں:

1) مفرد
2) مرکب

مفرد جملہ: وہ جملہ، جس میں صرف کسی ایک بات کو مکمل ادا کیا جائے۔ جیسے:

1) کھانا وقت پر کھانا چاہیے۔
2) اپنا کام وقت پر کرنا چاہیے۔
3) علم حاصل کرنے کے لیے مشقت جھیلنی پڑتی ہے۔

مرکب جملہ: وہ جملہ، جس میں دو یا دو سے زیادہ باتوں کو مکمل طور پر ادا کیا گیا ہو۔ یعنی دو یا دو سے زیادہ مفرد جملے مل کر ایک مرکب جملہ بنتا ہے۔ جیسے:

1) کھانا وقت پر کھانا چاہیے <u>ورنہ</u> ہاضمے پر برا اثر پڑے گا۔
2) اپنا کام وقت پر کرنا چاہیے <u>اور</u> وقت کو بے کار ضائع نہیں کرنا چاہیے۔
3) علم حاصل کرنے کے لیے مشقت جھیلنی پڑتی ہے <u>ورنہ</u> علم کی دولت آسانی سے میسر نہیں ہوتی۔

مذکورہ بالا تینوں جملوں میں اگر خط کشیدہ الفاظ کے بدلے ختمہ (۔) لگایا جائے تو ہر جملے کے دو مفرد جملے بنتے ہیں۔

مرکب جملوں میں عام طور پر اور، اگر، مگر، حالانکہ، چنانچہ، ورنہ، لیکن، جب کہ، اگر چہ، جیسے حروف استعمال کیے جاتے ہیں۔

مشق: قوسین میں دیے گئے حروف کا مناسب استعمال کرتے ہوئے درج ذیل مفرد جملوں کو مرکب جملوں میں تبدیل کیجیے۔

(اور، لیکن، ورنہ، بلکہ، اگر، مگر، اگرچہ، چنانچہ)

1) پھلوں کا استعمال کثرت سے کرنا چاہیے۔ ان کے استعمال سے بدن تندرست رہتا ہے۔

2) غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ کوئی کسی کی غیبت کرتا ہے تو گویا اس نے اپنے ہی مردہ بھائی کا گوشت کھالیا۔

3) صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ صبر کرنے والوں کو اللہ کی مدد ملتی ہے۔

4) مضبوط بدن کے لیے ورزش نہایت ضروری ہے۔ اس کے لیے کوئی رقم خرچ نہیں ہوتی۔

5) اکثر طلبہ کے دل و دماغ پر امتحان کا خوف چھایا رہتا ہے۔ اس خوف کو دور کیا جائے تو وہ اچھے نشانات سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔

6) شعر و ادب کا شوق شخصیت سازی کے لیے ضروری ہے۔ شعر و ادب کے ماحول کے بغیر یہ شوق عام طور پر سب میں نہیں جاگتا۔

7) آدمیت صرف بدنی نشو و نما کا نام نہیں ہے۔ آدمیت سے مراد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے اعمال ہیں۔

8) کتاب ہماری زندگی کی بہترین ساتھی ہے۔ آج اس کی جگہ موبائیل، ائی پیڈ اور کمپیوٹر نے لے لی ہے۔

جملے کے اجزا:

کسی بھی مکمل جملے کے دو اجزا ہوتے ہیں۔ ایک 'مبتدا' اور دوسرا 'خبر'۔

'مبتدا' سے مراد وہ شخص یا شئے جس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

'خبر' سے مراد جو کچھ مبتدا کی نسبت سے ظاہر کیا جائے۔

مثلاً: 1) بچہ اسکول گیا ہے۔

بچہ مبتدا ہے۔ اسکول گیا ہے: خبر ہے

2) مجید نے سبق پڑھا۔

اس جملے میں مجید: مبتدا ہے اور سبق پڑھا: خبر ہے

مشق: درج ذیل جملوں میں 'مبتدا' اور 'خبر' کی پہچان کیجیے۔

1) اس نے روٹی کھائی۔

....

2) عادل بیماری میں مبتلا ہے۔

....

3) پولس چور کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئی۔

....

4) گلی بہت تنگ ہے۔

....

5) بس کی رفتار بہت تیز ہے۔

....

6) پٹرول کی قیمت میں بار بار اضافہ ہو رہا ہے۔

....

7) مہنگائی سے غریبوں کی زندگی بہت مشکل ہوگئی ہے۔

....

8) استاد کی شفقت سے بچوں میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

....

9) چکنی غذاؤں سے صحت خراب ہوتی ہے۔

....

جملہ سازی کے چند اصول:

1) جملہ میں فاعل (کام کرنے والا) پھر مفعول اور سب سے آخر میں فعل لکھنا چاہیے۔ مثلاً

لڑکے کرکٹ کھیل رہے ہیں۔

اس جملہ میں 'لڑکے' فاعل، 'کرکٹ' مفعول اور 'کھیلنا' فعل ہے۔

اس کے برعکس 'کرکٹ لڑکے کھیل رہے ہیں'۔ لکھا یا بولا جائے تو یہ غلط ہے۔

2) فاعل اور مفعول کی تذکیر و تانیث کا خیال رکھتے ہوئے فعل کو بھی اسی اعتبار سے استعمال کرنا چاہیے۔ مثلاً

۱) احمد نے چٹھی لکھی۔

۲) عائشہ نے خط لکھا۔

پہلے جملہ میں احمد فاعل مذکر واحد، چٹھی مفعول مونث واحد ہے اور لکھنا فعل مونث ہے۔ یہاں مفعول مونث واحد ہونے کی وجہ سے فعل کا تعلق مفعول سے ہو جاتا ہے اس لیے فعل بھی مونث بن جاتا ہے۔

دوسرے جملہ میں عائشہ فاعل مونث واحد ہے، خط مذکر واحد اور لکھنا فعل مذکر ہے۔ اس جملہ میں مفعول مذکر ہونے کی بدولت فعل، مفعول کے ساتھ جڑ کر مذکر بن جاتا ہے۔

3) جملہ میں فاعل اگر واحد ہے تو فعل کو بھی صیغہ واحد میں لانا چاہیے اور اگر جمع ہے تو فعل بھی جمع میں استعمال کرنا چاہیے۔ مثلاً

ا) لڑکا کتاب پڑھ رہا ہے۔ (فعل مذکر اور صیغہ واحد میں ہے)

۲) لڑکیاں کتاب پڑھ رہی ہیں۔ (فعل مونث اور صیغہ واحد میں ہے)

مگر اپنے سے بڑوں کے لیے بہ لحاظ ادب و احترام فاعل واحد ہوتے ہوئے بھی فعل کو جمع میں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً

ا) پرنسپال صاحب تشریف لا رہے ہیں۔

۲) ابّا جان دفتر گئے ہیں۔

4) بات کرنے والا اگر جمع کا صیغہ استعمال کرتا ہے اور خود مونث ہے تو بھی اسے فعل مونث کے بجائے فعل مذکر استعمال کرنا ہوگا۔ مثلاً

ا) استانیوں نے کہا ''ہم ابھی آتے ہیں''

۲) ملکہ نے غصّہ میں کہا ''ہم تم کو حکم دیتے ہیں''

5) 'وٗ فارسی کا حرف عطف ہے اس لیے وہی الفاظ 'وٗ کے ساتھ جوڑے جا سکتے ہیں جو فارسی اور عربی کے ہیں۔ مثلاً

شاہ و گدا، نشیب و فراز، حمد و ثنا وغیرہ

اردو اور ہندی کے الفاظ کو 'وٗ کے ساتھ جوڑنا غلط ہے۔ مثلاً

نیچا و اونچا، موٹا و بھدّا، ڈبّہ و برتن وغیرہ۔ انہیں 'وٗ کے بجائے 'اور' سے جوڑنا چاہیے۔ جیسے اونچا اور نیچا، موٹا اور بھدّا، ڈبّہ اور برتن وغیرہ۔

مشق: مندرجہ ذیل جملوں کو درست کیجیے۔

1) میں وہاں آبِ زم ام کا پانی پی کر آیا ہوں۔
2) بچے نے پرنسپال صاحب کو سب باتیں جو وہ سنا تا تھا بتا دیا۔
3) آپ نے میرے سے کہا نہیں۔
4) آج کل گھی بہت مہنگی ہے۔
5) تمہارے اس دلیل نے مجھے بے جواب کر دیا۔
6) میز پر چار کتاب اور ایک کاپی اور دو پنسل رکھی ہے۔
7) کیا تمہاری آنکھ میں درد ہو رہی ہے۔
8) مرغی انڈا دی۔

III۔ جملوں میں محاورات و مرکبات کا استعمال؛

محاورات اور مرکبات زبان کا اثاثہ ہی نہیں بلکہ اس کی شان اور جان ہوتے ہیں۔جملوں میں ان کی بہ دولت تحریر اور طرزِ نگارش میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔مثلاً

1) آپے سے باہر ہونا: غصّے میں آجانا: بیٹے کی نازیبا حرکتوں سے والد آپے سے باہر ہو گئے۔
2) آڑے ہاتھوں لینا: برا بھلا کہنا: کل شام ہمارے نوکر نے بہت تاخیر کی تو امّی جان نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔
3) دانتوں میں انگلی دبانا: افسوس کرنا، منع کرنا: میں اپنے تمام ہم جماعتوں میں زیادہ نمبرات حاصل کیے تو میرے حاسدین دانتوں میں انگلی دبانے پر مجبور ہو گئے۔
4) بلیاں اچھلنا: بہت خوش ہونا: فیاض غیر متوقع طور پر امتحان میں کامیاب ہو گیا تو وہ بلیاں اچھلنے لگا۔
5) قبر میں پاؤں لٹکانا: مرنے کے قریب ہونا: قبر میں پاؤں لٹکانے پر بھی آدمی کی حرص کم نہیں ہوتی۔

6) نشیب وفراز: اتار چڑھاؤ: زندگی کے سفر میں بہت سے نشیب وفراز آتے ہیں لہذا ان کا ہمیں سامنا کرنا پڑتا ہے۔
7) راہ گیر: راستہ چلنے والا: پولس فائرنگ سے راہ گیر زخمی ہوگیا۔
8) قانون شکن: قانون توڑنے والا: بسا اوقات قانون ساز ہی قانون شکن ہوتے ہیں۔
9) گل دان: پھول رکھنے کا برتن: گل دان میں قسم قسم کے پھول سجے ہوئے تھے۔
10) ماتم کدہ: غم کی محفل: سڑک حادثے میں نوجوان اکبر کی موت سے گھر ماتم کدہ بن گیا۔

مشق: درج ذیل محاورات کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

آنچ نہ آنے دینا : نقصان نہ پہنچنے دینا

....

بلّی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا : قسمت سے اچانک کچھ مل جانا

....

بغلیں بجانا : بہت خوشی ظاہر کرنا

....

پاؤں پر کھڑے ہونا : روزی روٹی خود کما لینا

....

تعریف کے پل باندھنا : بے انتہا تعریف کرنا

....

جان کے لالے پڑنا : جینے کی امید نہ رہنا

....

جوتیاں سیدھی کرنا : انتہائی خوشامد کرنا

....

خالی ہاتھ آنا : ناکام ہوکر لوٹنا

....

سائے سے بھاگنا : دور دور رہنا

....

قد اونچا ہونا : عزت بڑھنا

....

جملوں کی اقسام:

معنی و مطلب اور اظہار کی نوعیت کے اعتبار سے اردو میں جملوں کی درج ذیل اقسام ہیں۔

1) جملۂ خبریہ
2) جملۂ فعلیہ
3) جملۂ استفہامیہ
4) جملۂ فجائیہ
5) جملۂ ندائیہ
6) جملۂ حکمیہ
7) جملۂ موصولہ

☆☆☆

۱۳۔رموزِ اوقاف یا علاماتِ نگارش

انگریزی میں رموز اوقاف کو (Punctuation) کہتے ہیں۔ دراصل اردو میں تمام اوقاف انگریزی سے ماخوذ ہیں لیکن ضرورت کے مطابق ان میں تبدیلی کی گئی ہے۔ ان کا استعمال ایک ترقی یافتہ زبان کے لیے ناگزیر ہے، اس کے باوجود لاپروائی برتی جاتی ہے۔ یہ وہ علامات ہیں، جو تحریر میں استعمال کی جاتی ہیں جن سے مطلب صاف واضح ہوتا ہے، نظر کو سکون ملتا ہے اور ذہن ہر جملے کے جزو کی اصل اہمیت جان لیتا ہے۔

ان جملوں کو پڑھیے

چھوڑو! مت مارو　　　چھوڑو مت! مارو

ہندو مسلم سکھ عیسائی آپس میں بھائی بھائی ہیں　　ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

پہلے جملے میں علامتِ فجائیہ لگانے اور دوسرے جملے میں علامتِ سکتہ لگا دینے سے دونوں جملوں میں پیدا ہونے والا فرق صاف واضح ہوگیا ہے۔ پہلے جملے میں صرف علامتوں کی جگہ بدل دی گئی ہے۔ اگر علامتوں کا استعمال نہیں ہوا تو مطلب میں کافی تبدیلی واقع ہوگی۔ اسی طرح دوسرے جملے میں علامت سکتہ کے استعمال سے جملے میں زور پیدا ہوا ہے۔ یہاں سکتہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے پر آمادہ کرتا ہے۔

اسی طرح مندرجہ ذیل اقتباس بھی پڑھیے۔

> ولادت تو مادر زاد ہوتی ہے لیکن محمد علی کی موت خانہ زاد تھی عام طور پر موت اپنا شکار خود منتخب کرتی ہے محمد علی نے خود موت کا انتخاب کیا اور یہی وہ چیز ہے جس نے محمد علی کی زندگی اور موت دونوں کو ایک برگزیدہ حقیقت بنا دیا ارفع و ارجمند

محمد علی کی زندگی اور موت دونوں ان کی انفرادی اور شخصی افتادِ طبع کی جلوہ گری تھی شخصیت کی اسی جلوہ گری کا نام

آرٹ بھی ہے نایاب اور گرانمایہ

یہاں علامتوں کے استعمال نہ کرنے سے تحریر میں ایک تو مطلب واضح نہیں ہوا اور دوسرے تحریر میں چاشنی اور زور بیان بھی برقرار نہیں رہا ہے۔ اب اسی کو علامتوں کے ساتھ پڑھیے اور زورِ بیان اور تحریر کی لذت اور چاشنی محسوس کیجیے۔

ولادت تو مادرزاد ہوتی ہے۔ لیکن محمد علی کی موت خانہ زاد تھی! عام طور پر موت اپنا شکار خود منتخب کرتی ہے۔ محمد علی نے خود موت کا انتخاب کیا! اور یہی وہ چیز ہے، جس نے محمد علی کی زندگی اور موت دونوں کو ایک برگزیدہ حقیقت بنا دیا ـ ارفع و ارجمند!

محمد علی کی زندگی اور موت دونوں ان کی انفرادی اور شخصی افتادِ طبع کی جلوہ گری تھی۔ شخصیت کی اسی جلوہ گری کا نام آرٹ بھی ہے ـ نایاب اور گرانمایہ!

اس سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ تحریر میں علامتوں کا استعمال کتنا ناگزیر ہے۔ لیکن اس میں اسی وقت دل کشی بھی پیدا ہوتی ہے اور معنی اور مطلب واضح ہوتے ہیں جب ان کا برمحل استعمال ہو۔ اردو میں مستعمل ہونے والے تقریباً تمام اوقاف کی فہرست اس طرح ہے۔

اردو علامت	اردو	انگریزی	
،	سکتہ	COMMA	1
؛	وقفہ	SEMICOLON	2
:	رابطہ	COLON	3
۔	ختمہ	FULL STOP	4
:۔	تفصیلیہ	COLON AND DASH	5

؟	سوالیہ	SIGN OF INTERPROGATION	6
!	فجائیہ،ندائیہ	SIGN OF EXCLAIMATION	7
_	خط	DASH	8
( ) یا [ ]	قوسین	BRACKETS	
" "	واوین	INVERTED COMMAS	10

1۔ سکتہ (،) COMMA

یہ علامت سب سے چھوٹے ٹھہراؤ کی ہے۔ پڑھتے وقت صرف تھوڑی دیر تک ٹھہرنے یا توقف کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

1) بنگلور، چنئی، ممبئی اور کولکوتہ میٹرو پالٹین شہر ہیں۔

2) سرسید بہت ذہین، وسیع النظر، وسیع القلب، ہمدرد اور فرض شناس شخص تھے۔

3) میں گھر سے کالج گیا، کالج سے مارکیٹ، مارکیٹ سے ٹیوشن اور اب گھر جاتا ہوں۔

2۔ وقفہ (؛) SEMICOLON

سکتہ کے علاوہ جملوں کے لمبے لمبے اجزا کو ایک دوسرے سے علاحدہ کرنے، جملوں کے مختلف اجزا پر زور دینے اور، جملوں میں اندرونی طور پر اگر سکتہ موجود ہو، انھیں جدا کرنے کے لیے عموماً وقفہ (؛) کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

1) سچ تو یہ ہے کہ اس زمانے میں، جب کہ قومی سیاست کا پارہ ہر گھڑی بڑھتا گھٹتا رہتا ہے؛

2) تم روئے اور ہمارا دل بے چین ہوا؛

3) حالؔی کی مسدس، یادگار غالبؔ، حیات سعدی؛ علامہ اقبالؔ کی بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم؛ مشہور کتابیں ہیں۔

3۔ رابطہ (:) COLON

اس کا استعمال بھی ٹھہراؤ کے لیے ہوتا ہے لیکن وقفہ کے ٹھہراؤ سے تھوڑا زیادہ۔ جملہ کے پہلے کہی گئی بات کی تشریح یا تصدیق کے لیے، کسی مختصر مقولہ یا کہاوت کو بیان کرنے کے لیے، دو جملوں میں ایک، دوسرے کی توجیہ کے لیے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

1) تندرستی ہزار نعمت ہے: اس کا خیال رکھو۔
2) سرسید نے کہا ہے: خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔
3) غیبت نہیں کرنی چاہیے: یہ گناہ کبیرہ ہے۔

4۔ ختمہ (۔) FULL STOP

جملہ ختم ہونے پر (انگریزی حروف میں مخففات یعنی ABBREVIATIONS کے بعد) اس علامت کا استعمال ہوتا ہے۔ دراصل یہ جملہ کے مکمل ختم ہونے کی علامت ہے جہاں مکمل ٹھہراؤ ہوتا ہے۔ جن زبانوں میں نقطوں کا استعمال نہیں ہوتا وہاں صرف ایک نقطہ یعنی DOT سے کام لیا جاتا ہے جب کہ نقطوں کا استعمال والی زبانوں میں ایک چھوٹا DASH استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

1) دورحاضر میں زندگی مشینی ہوچکی ہے۔
2) علامہ اقبالؔ ایک مفکر، فلسفی اور شاعر تھے۔
3) ڈاکٹر نوشاد احمد ایم۔اے؛ پی ایچ۔ڈی؛ ڈی۔لٹ۔

5۔ تفصیلیہ (:۔) COLON AND DASH

کسی طویل اقتباس یا فہرست کو بیان کرتے وقت یا ایک ہی جملہ میں کئی کئی باتیں پیش کرتے وقت اس کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

1) ریاستِ کرناٹک :۔ ہماری ریاست کا نام کرناٹک ہے۔ اس کا صدر مقام بنگلور ہے۔ جسے شہر گلستان

اور SILICON CITY کہتے ہیں۔ یہاں کی علاقائی زبان کنڑا ہے اور اردو کا ماحول بھی بہت اچھا ہے۔

2) ریاستِ کرناٹک کی اہم ندیاں یہ ہیں :۔ کاویری، تنگا بھدرا، گوداوری، ہیماوتی، نیتراوتی وغیرہ۔

3) میری روداد حیات سنو :۔ بچپن کھیل کود میں گذارا، جوانی عیش وطرب اور موج ومستی میں اور اب بڑھاپا دستک دے چکا ہے۔

6۔ سوالیہ (؟) SIGN OF INTERROGATION

یہ ایک عام علامت ہے، جس کا استعمال سوالیہ جملہ کے بعد ہوتا ہے۔ یعنی سوالیہ جملے حروفِ استفہام سے بنتے ہیں۔ جیسے کیا، کب، کون، کہاں، کیسے، کیوں، کس طرح وغیرہ سے بننے والے جملوں کے آخر میں سوالیہ نشان کا استعمال ہوتا ہے۔ سوال کے لیے سوالیہ نشان کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے

1) احمد کس جماعت میں زیر تعلیم ہے؟

2) بنگلور کو کیوں شہر گلستان کہا جاتا ہے؟

3) ٹیپو سلطانؒ کی شہادت کب اور کہاں ہوئی ؟

7۔ فجائیہ، ندائیہ (!) SIGN OF EXCLAIMATION

اسے علامت استعجاب بھی کہتے ہیں۔ اس کا استعمال بھی بہت ہی عام ہے۔ حیرت وتعجب یا تعریف وتوصیف کی بات ہو یا جملۂ ندا کا استعمال ہو تو اس علامت کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

1) ہائے! تو نے یہ کیا غضب کر دیا۔

2) مرحبا! صد مرحبا! آپ کا یہ کارنامہ زرین حروف میں لکھا جائے گا۔

3) اے نادان! تجھے یہ کام کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔

8۔ خط (–) DASH

یہ علامت جملہ معترضہ کے اول اور آخر میں استعمال ہوتی ہے۔ کسی سابقہ لفظ کی وضاحت کرنے کے لیے جب کئی الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے تو خط کی علامت آتی ہے۔ DASH کے لیے اردو میں (–)اور(FULL STOP) کے لیے ختمہ کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

1) میں نے۔۔۔۔۔کل رات ایک سڑک حادثہ دیکھا۔۔۔۔۔۔جس میں چار افراد ہلاک اور پندرہ زخمی ہوگئے۔

2) ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے ۔۔۔۔جس میں کئی مذاہب اور کئی زبانوں کے لوگ رہتے ہیں...... یہاں پرامن وسکون بھی قائم ہے۔

3) تین دن پہلے ۔۔۔۔جب میں کالج گیا تھا تو ۔۔۔۔۔میرے استاد نے مجھے ہوم ورک دیا تھا۔۔۔مگر میں نے اب تک وہ نہیں کیا۔

9۔ خط زیریں:Underlining dash

کسی بھی عبارت کے مخصوص الفاظ یا فقروں کو نمایاں کرنے کے لیے ان کے نیچے لکیر کھینچی جاتی ہے۔

10۔ قوسین ( ) یا [ ] BRACKETS

یہ علامت بھی خط کی طرح جملہ معترضہ کے اول اور آخر میں استعمال ہوتی ہے۔ جیسے

1) وہ دونوں (رفیق اور شفیق) بازار سے سودا لائے ہیں۔

2) اندرا گاندھی (سابق وزیراعظم) جواہر لال نہرو کی بیٹی تھیں۔

3) کرناٹک (بنگلور)، مہاراشٹرا (ممبئی)، آندھرا پردیش (حیدرآباد)، تمل ناڈو (چنئی)۔ یہاں قوسین میں متعلقہ ریاستوں کے صدر مقام درج ہوئے ہیں۔

11۔ واوین(” “) INVERTED COMMAS (“ ”)

کسی کے قول یا بیان کو ہو بہو حوالہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو اس کا استعمال لازمی ہوتا ہے۔علاوہ ازیں کسی خاص لفظ یا کسی خاص بات یا کوئی جملہ پر زور دینا ہو تو بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔جیسے

1) بقول پروفیسر رشید احمد صدیقی ”غزل اردو شاعری کی آبرو ہے۔“

2) امیر خسرو کو ”طوطیٔ ہند“ کہا جاتا ہے۔

3) زید نے کہا ہے ”میں کل کالج نہیں آؤں گا“

مشق : ذیل کی عبارت کو غور سے پڑھیں اور حسبِ ضرورت علامات نگارش یعنی رموزِ اوقاف لگائیں۔

بادل کی کڑک صرف ایک دو مرتبہ سنائی دیتی ہے بارش کا تاثر دینے کی ضرورت نہیں

ایک آدمی زور سے آواز دے کر میں نے کہا قبلہ

دوسرا آدمی دور سے جی

پہلا تکلف مت فرمائیے

دوسرا جی

پہلا جی ہاں بارش ہو رہی ہے آپ بھیگ رہے ہیں یہاں آجائیے میری چھتری میں

دوسرا آتے ہوئے اوہ شکریہ شکریہ

پہلا دیکھیے اب بھی آپ تکلف کریں گے تو بھیگ جائیں گے

دوسرا جی تکلف

پہلا جی ہاں آپ اتنے الگ الگ کیوں چل رہے ہیں اچھی طرح چھتری کے اندر آجائیے میرے قریب

دوسرا اوہ شکریہ گھر سے نکلا تھا تو موسم بالکل صاف تھا بادل کا کہیں پتہ نہ تھا اور اب ایکدم بارش شروع ہوگئی

☆☆☆

۱۴۔ ترجمہ نگاری

ترجمہ دراصل ایک آرٹ ہے۔ جس سے دوسرے قوموں کے کلچر سے واقفیت ہوتی ہے۔ ترجمہ ایک ملک یا ایک کلچر کے خیالات کو دوسرے ملک یا کلچر کی زبان میں منتقل کرنے کا نام ہے۔ یہ محدود معنوں میں ایک آرٹ ہے اور وسیع معنوں میں یہ ایک طرز زندگی ہے۔ ترجمہ صرف کسی فن پارے کو دوسری زبان کے الفاظ میں ڈھالنے کا عمل نہیں بلکہ اصل عبارت کے متن و مفہوم کی منتقلی کا نام ہے۔ یہ محض ایک زبان کو دوسری زبان کا لباس پہنا دینے کا نام نہیں بلکہ اس کے لیے اسے دوسری زبان کے الفاظ میں اس طرح لے آنا ہے کہ دونوں زبانوں میں ایک ہی روح ہو۔ یہاں ترجمہ کی زبان، اصل عبارت کا مرکزی خیال اور وہ تاثر مراد ہے جو پڑھنے کے بعد دل و دماغ میں قائم ہو جاتا ہے۔

ترجمے کا تعلق تحریر سے ہے۔ اظہار و بیان کے پیکر کو دوسری زبان میں منتقل کرنے کا نام ترجمہ ہے۔ کسی تحریر، تصنیف یا تالیف کے متن کو دوسری زبان میں نہایت احتیاط کے ساتھ اس طرح بیان کیا جائے کہ جس سے اصل تحریر کی روح مجروح نہ ہو۔ اصل زبان کے الفاظ کو اسی مفہوم اور لطف بیان کے ساتھ دوسری زبان کے الفاظ میں اسی انداز میں پیش کرنا چاہیے۔ ترجمہ میں اس بات کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے کہ اصل زبان کی عبارت کو دوسری زبان میں ترجمہ کرتے وقت اپنی طرف سے نہ کچھ اضافہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اصل زبان میں پائے جانے والے خیالات کو غلط یا صحیح بتایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ ترجمہ ایک آئینہ کے مترادف ہے ،جس میں اصل زبان کے متن کا عکس اسی روپ میں دیکھا جا سکتا ہے جو اصل ہوتا ہے۔

عام طور پر ترجمہ کی تین قسمیں ہیں:۔

1) لفظی ترجمہ

2) بامحاورہ ترجمہ

3) آزادترجمہ

1) لفظی ترجمہ:لفظی ترجمہ سے مراد وہ ترجمہ ہے جس میں اصل زبان کے اہم الفاظ اور اصطلاحوں کے بدلے میں ترجمہ کی زبان کے الفاظ اور اصطلاحات استعمال کیے جاتے ہیں۔لفظی ترجمہ کو دیانت دارانہ ترجمہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ یہاں ایک زبان کے مواد اور متن کو نہایت دیانت داری کے ساتھ دوسری زبان میں منتقل کرنا ہوتا ہے۔اس سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ لفظی ترجمہ کو لیاقت کے ساتھ ترتیب دینا ضروری ہے تا کہ وہ مصنف کے اسلوب کے موافق ہو سکے۔ یہاں متن کی پاس داری ضروری ہے لفظی ترجمہ کا حق اسی وقت ادا ہو سکتا ہے جب کہ ترجمہ شدہ مواد اصل متن سے قریب تر ہو۔ لفظی ترجمہ کو Faithful یا Literal ترجمہ بھی کہا جاتا ہے۔

2) بامحاورہ ترجمہ :بامحاورہ ترجمہ کو برمبنیٔ محاورہ ترجمہ بھی کہا جاتا ہے۔جس اسلوب اور آہنگ میں اصل تصنیف لکھی گئی ہے اس عبارت کے مفہوم کو اسی تحریری آہنگ میں ترجمہ کیا جائے۔ترجمہ میں اصل تصنیف کے محاوروں کا رنگ وآہنگ آجائے اور اس میں فطری پن بھی ہو۔ترجمہ کے محاوروں اور فقروں میں کسی قسم کی بناوٹ نہ ہو۔ بامحاورہ ترجمہ کو انگریزی میں TranslationIdiomatic بھی کہتے ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ سے مراد ایک زبان میں پائے جانے والے محاوروں کی جگہ ترجمہ کی زبان میں محاورہ رکھ دینا نہیں ہے، بلکہ محاورہ کے ساتھ ساتھ روزمرّ ہ،ضرب الامثال،تشبیہ،استعارہ اور علامتوں کا خیال بھی رکھتے ہوئے ترجمہ کرنا ہے۔ یہ ایک ایسا ترجمہ ہے جو اصل عبارت کے معنی ومفہوم کی ترسیل اس زبان کی قدر و قیمت ومماثلت رکھنے والی ہم پلہ زبان میں کرنا ہے اور اصل زبان کے اسلوب اور

آہنگ کوبھی برقرار رکھنا ہے تا کہ ترجمہ ایسی شکل اختیار کرے جس پر اصل کا گمان ہو۔

3) آزادترجمہ: آزادترجمہ کو انگریزی میں free translation کہتے ہیں۔اسے ''ترجمہ مبنی بر مفہوم''، یعنی meaning based translation یاخیال سے خیال کا ترجمہ thought to thought translation بھی کہتے ہیں۔

آزادترجمہ سے مراد اصل تحریر کے متن کے مفہوم کا لفظ بہ لفظ ترجمہ کرنے کے بجائے اصل زبان کے متن کو غور سے پڑھ کر اس میں جو خاص بات بیان کی گئی ہے اس کے مفہوم کو ترجمہ کی زبان میں سہل اور واضح طور پر بیان کردینا ہے۔یعنی اصل زبان کے متنی مواد کو ترجمہ کی زبان میں منتقل کردینا ہے۔یہاں لفظ بہ لفظ ترجمہ کرنا نہیں پڑتا اس عبارت یا تحریر کے مطالعہ سے جو تصویر بنتی ہے اسے ذہن میں رکھ کر اس کی تصویر کشی ترجمہ کی زبان کے مطابق کرنا ہے۔پوری تحریر یا عبارت کو پڑھ کر اس کا جو حاصل ہوتا ہے اس مفہوم کو سیدھے سادے اور عام لہجے میں بیان کردینا ہے۔ترجمہ نگار کو یہ آزادی ہوتی ہے کہ وہ مفہوم کی ادائیگی اور ترسیل کے لیے اپنی طرف سے دو چار جملوں کا اضافہ بھی کرسکتا ہے یا حسب ضرورت دو چار جملوں کو چھوڑ کر مفہوم کو ادا کرنے والی ضروری باتوں کا خیال رکھتے ہوئے آگے بڑھ سکتا ہے۔

آزادترجمہ لفظی اور بامحاورہ ترجمہ کی بہ نسبت آسان ہوتا ہے۔یہاں مترجم کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ دوسری زبان کی تحریر کو ایک بار پڑھ لے اور اس کے اصل مفہوم کو سمجھ کر اپنی زبان میں اپنے انداز میں بیان کردے۔

آزادترجمہ کی ضرورت عموماً شعبۂ صحافت میں ہوتی ہے۔روزناموں، جریدوں، رسالوں، ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں رات دن خبروں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔سرکاری اور نجی خبر رساں ادارے عموماً انگریزی زبان میں خبریں بھیجتے ہیں ۔ان کے علاوہ دیگر زبانوں کے اخبارات سے بھی خبریں ترجمہ کی جاتی ہیں۔ان خبروں کا ترجمہ کرنے کے لیے مترجم کو بہت کم وقت ملتا ہے۔اس لیے یہاں آزادترجمہ سے کام لیا جاتا ہے۔جو لفظی اور بامحاورہ ترجمہ کی بہ نسبت آسان کام ہے۔

درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

1) ہندوستانی کسان قرض میں پیدا ہوتا ہے، قرض میں جیتا ہے اور قرض میں مرتا ہے۔

1. An Indian farmer borns in debt,lives in debt and dies in debt.

2) چالاکی، ہمت اور لگن ہو تو اپنے مقصد میں کامیاب ہونا آسان ہو جاتا ہے۔

2. If there is brilliancy,boldness and concentration then it will be easy to achieve success in one's aim

3) روزانہ ایک سیب کا استعمال ڈاکٹر سے دور رکھتا ہے۔

3. An apple a day keeps the doctor away.

4) عالمی شہرت یافتہ سیاح ابن بطوطہ ایک مشہور مورخ، محقق اور ادیب بھی ہے۔

4. The world famous traveller Ibn-e-Bathutha is a famous ,historian, researcher and a scholar also.

5) ان دنوں سرکاری تعلیمی اداروں میں معیارِ تعلیم بڑھتا جا رہا ہے۔

5. Nowadays the standard of education in Govt.educational institutions is rising.

مشق: درج ذیل انگریزی جملوں کا ترجمہ اردو میں کیجیے:

1. Don't build castle in the air, be in reality.

2. You can't climb the ladder of success with your hands in the pocket.

3. A coward dies many times but a valient dies once.

4. For a better result the students should bold enough to face the examination.

5. Taj Mahal which is built by the Emperor Shah Jahan is considered as one of

the seven wonders of the world.

6. The last Moghal Emperor Bahadur Shah Zafar was died a miserable death in the prison of Rangoon which is in Burma.

7. Jog-Falls is considered as second highest water falls in the world.

8. For the better future students should have to leave bad habbits and bad culture.

9.Children learn from what we do,but not with what we say.

10. Pre-University level is the turning point in the life of a student for University level.

11. Luck comes to every body,but some people with their skills will reach to higher altitudes.

12. Moulana Abul Kalam Aazad is the first education minister of independent India.

درج ذیل جملوں کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیجیے:

1) گیدڑ کی صد سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔

2) حسنِ اخلاق اور خدمتِ خلق سے ہر کوئی سماج میں اپنی خاص پہچان بنا سکتا ہے۔

3) وطن کی ترقی کا راز دیہاتوں کی ترقی میں پوشیدہ ہے۔

4) 'انقلاب زندہ باد' کا نعرہ اردو زبان کی دین ہے۔

5) موبائیل فون کی ترقی کے ساتھ ساتھ نئی نسل میں اخلاقی زوال بھی زوروں پر ہے۔

6) ایک مرد کی تعلیم صرف ایک فرد کی تعلیم ہے اور ایک عورت کی تعلیم سارے خاندان کی تعلیم ہے۔

7) سمندروں کی گہرائی کو ناپنا ممکن ہے لیکن دلوں کی گہرائی کو ناپنا ناممکن ہے۔

8) اگر کائنات میں کئی خدا ہوتے تو ان خداؤں میں بھی جنگ ہوتی۔

9) آم کو پھلوں کا بادشاہ کہتے ہیں اور شیر کو جنگل کا راجا کہتے ہیں۔

10) دنیا میں روزانہ ہزاروں لوگ مرتے رہتے ہیں مگر صرف چند لوگ اپنے کارناموں کی وجہ سے مرکر بھی زندہ رہتے ہیں۔

☆☆☆

حکومت کرناٹک

اُردو مشقیہ

برائے پی یوسی سال اول

URDU WORK BOOK
FOR PUC - I

2015 - 2016

DEPARTMENT OF PRE-UNIVERSITY EDUCATION

Sampige Road, 18th Cross, Malleswaram, Bengaluru - 12.

www.pue.kar.nic.in